تعارف وتبصرہ

عصری عائلی مسائل اور اسلامی تعلیمات ڈاکٹر حافظہ شاہدہ پروین

ناشر: شعبۂ علوم اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی لاہور، ۲۰۱۳ئ،صفحات: ۴۹۲، قیمت: ۵۰۰روپے(پاکستانی)

موجودہ دور میں خاندان کا ادارہ بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور نت نئے مسائل میں گرفتار ہے۔ان مسائل نے معاشرہ کو پراگندہ کر رکھا ہے۔ یہ صرف مغربی معاشروں کی تصویر نہیں ہے، بلکہ مشرقی اور مسلم معاشرے بھی ان مسائل کا شکار ہیں۔ ان سے چھٹکارا اسی صورت میں مل سکتا ہے جب اسلام کے دامنِ رحمت میں پناہ لی جائے اور اس کی تعلیمات کو حرزِ جان بنایا جائے۔زیرِنظر کتاب میں اس موضوع پر تحقیقی انداز میں بحث کی گئی ہے اور موجودہ دور کے عائلی مسائل کا تجزیہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب اصلاً تحقیقی مقالہ ہے جس پر مصنفہ کو شعبۂ علوم اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔موضوع کی اہمیت و افادیت اور تحقیقی کام کی عمدگی کی بنا پر یونی ورسٹی کی جانب سے ہی اس مقالہ کو شائع کیا گیا ہے۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں متعدد فصول ہیں۔ باب اول تمہیدی نوعیت کا ہے۔اس میں موضوع کا تعارف کرایا گیا ہے، اسلام میں عائلی نظام کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور ان اسباب کا تذکرہ کیا گیا ہے جن سے مختلف مسائل جنم لیتے ہیں۔ باب دوم میں ان مسائل سے بحث کی گئی ہے جن کا مغربی معاشرہ اور خاص طور سے پاکستانی مسلم معاشرہ شکار ہے، مثلاً اباحیت پسندی، ازدواجی سکون سے محرومی، خواتین پر تشدد، اولاد سے بے نیازی، بے نکاح ازدواجی زندگی، نکاح میں تاخیر کا رجحان،عورت کی ملازمت، ذات برادری اور جہیز وغیرہ۔ باب سوم میں معاہدۂ نکاح سے متعلق مسائل (جبری نکاح،فرار کی شادی، ولایتِ نکاح، تعدد ازواج، مہر کی مقدار) زیرِ بحث آئے ہیں۔ باب چہارم کا دائرہ حقوق الزوجین سے متعلق مسائل ہیں۔ مثلاً

عورت کا حقِ ملکیت، مرد کی قوامیت کے حدود اور تقاضے، غیرت کے نام پر قتل، گھریلو تشدد، عورت کا حقِ نفقہ وسکنیٰ، سسرال میں عورت کی ذمے داریاں وغیرہ۔ باب پنجم میں زوجین کی علیٰحدگی (طلاق وخلع) اوراس صورت میں بچوں کی حضانت (پرورش) اور یتیم پوتے کی وراثت جیسے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ہر مسئلہ کے ذیل میں فاضل مصنفہ نے پہلے اس کی حقیقی صورتِ حال بیان کی ہے، اعداد وشمار کی روشنی میں مغربی اور پاکستانی معاشروں کی پراگندگی واضح کی ہے، پھر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا معقول حل پیش کیا ہے۔ آخری باب نتائج اور سفارشات پر مشتمل ہے۔ اس میں گویا تمام بحثوں کا خلاصہ آ گیا ہے۔ خاندان کے استحکام کے لیے اس میں قیمتی مشورے دیے گئے ہیں۔

مصنفہ نے عربی، اردو اور انگریزی کے دست یاب مصادر ومراجع سے بھر پور استفادہ کیا ہے۔ ان کی فہرست ساڑھے تین سو (۳۵۰) سے زائد کتابوں پر مشتمل ہے۔ ان میں اسلامی معاشرت اور عائلی نظام پر مولانا سید جلال الدین عمری کی تصانیف بھی شامل ہیں۔

اقتباسات اور حوالوں کی کثرت کہیں کہیں بلا ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ممکن ہے، پی ایچ ڈی مقالہ کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہو۔ کہیں کہیں احادیث اور عربی عبارتوں کے ترجمے نظر ثانی کے محتاج ہیں۔ مثلاً **انما النساء شقائق الرجال** کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے: ''عورتیں مردوں کی بہنیں ہیں'' (ص ۳۷)۔ اس کا موزوں ترجمہ یہ ہوگا: ''عورتیں مردوں کے مثل ہیں''۔ **الدنیا متاع** کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے: ''دنیا ایک نفع کا سامان ہے''۔ اس میں 'نفع' کا اضافہ بلا ضرورت ہے۔ ص ۴۰ پر حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی روایت کا ترجمہ درست نہیں ہے۔ اس طرح کی اور بھی مثالیں ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک عمدہ مطالعہ ہے۔ امید ہے، علمی حلقوں میں اس کی پذیرائی ہوگی اور اس سے خاطر خواہ استفادہ کیا جائے گا۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

قادیانی مسئلہ [تدوینِ نو] مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی، ۲۰۱۵ئ ص ۱۳۴ قیمت —/

انیسویں صدی عیسوی میں برصغیر ہند میں جن فتنوں نے سر ابھارا اور امت مسلمہ کی اندرونی صفوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۹ـــ۱۹۰۸ئ) کا برپا کیا ہوا، ختمِ نبوت سے انکار کا فتنہ ہے۔ ختمِ نبوت امت کا متفقہ عقیدہ ہے، اس لیے اس فتنہ کے سر اٹھاتے ہی علماء کرام نے اس کا نوٹس لیا اور ابتدا ہی میں اس کی سرکوبی کی کوشش کی۔ چناں چہ اپریل ۱۹۱۸ء میں ایک استفتاء پر ہندوستان کے تمام قابلِ ذکر دینی مراکز اور اداروں کے علماء نے قادیانوں کی تکفیر کا فتویٰ دیا۔ فروری ۱۹۳۵ء میں بہاول پور کی عدالت نے قادیانت کو کافر اور خارج از اسلام فرقہ قرار دیتے ہوئے ایک نکاح کو فسخ کر دیا، جس میں شوہر قادیانی ہو گیا تھا۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں پاکستان کی تمام دینی جماعتوں اور تنظیموں کے ۳۳؍سربراہان نے کراچی میں جمع ہو کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ حکومت نے اس وقت علماء کا یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا۔ اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطۂ عالمِ اسلامی مکہ مکرّمہ کے تحت منعقدہ ایک کانفرنس میں پوری دنیا کی ۱۴۴؍دینی تنظیموں اور جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے اور اس میں قادیانیوں کی تکفیر کی متفقہ قرارداد منظور کی۔ بالآخر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان اسمبلی نے اپنے متفقہ فیصلے میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

قادیانیت کے علمی رد کے سلسلے میں بھی علمائے اسلام نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔ چناں چہ اس موضوع پر بہت وسیع لٹریچر اردو زبان میں موجود ہے اور ان میں سے بعض کا دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔ یہ تمام کتابیں برابر شائع ہو رہی ہیں اور انٹرنیٹ پر بھی دست یاب ہیں، لیکن تشویش کی بات ہے کہ قادیانیت کا فتنہ مسلسل برگ و بار لا رہا ہے، دنیا کے بیش تر ممالک میں ان کے مراکز قائم ہیں اور اسلام دشمن